



سوال

(315) طلاق کی اقسام

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

طلاق کی اقسام کو وضاحت سے بیان کر دیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اسلام میں طلاق کی تین قسمیں ہیں:

1- رجعیہ:

جس میں عدت گزرنے سے پہلے طلاق دہندہ اپنے قول یا عمل سے طلاق واپس لے سکتا ہے اور عدت گزرنے کے بعد دوبارہ نکاح کر کے اپنا گھر آباد رکھ سکتا ہے اس میں حلالہ کی ہرگز ضرورت نہیں۔

2- بانئہ:

جس میں مطلق (طلاق دینے والا) عدت ختم ہونے کی بعد تجدید نکاح کر سکتا ہے۔

3- مغلظہ:

اس میں مطلق حلالہ کے بغیر تجدید نکاح نہیں کر سکتا۔

آج اس مجلس میں موضوع بحث یہی تیسری طلاق ہے، اس لئے ہم اس پر بھی گفتگو کریں۔ واضح رہے کہ اسلام سے پہلے عورت کا وجود مظلومیت کا مجسمہ تھا۔ یہ ذمہ داروں کے باگراں کے نیچے دی چلی آرہی تھی۔ لیکن جہاں تک اس کے حقوق کا تعلق تھا کسی کو ان کی پرواہ نہ تھی۔ طلاق کے بارے میں اسلام نے جو عادلانہ اصلاح اور قانون پیش کیا اور اس عادلانہ قانون کی تطبیق جو دور رس اور خوشگوار نتائج برآمد ہوئے۔ اگر انہی فرمودہ دین سے۔ اس وقت برصغیر ہندوستان کی اقوام کے نزدیک ایک دفعہ شادی ہو جانے کے بعد یہ رشتہ ٹوٹ نہیں سکتا تھا۔ اسی طرح مسیت میں جو سارے مغرب پر چھائی ہوئی تھی۔ یہ تعلق اتنا مقدس تھا اس کو ختم کر دینا گناہ عظیم تھا۔ چنانچہ متی کی انجیل میں ہے: ”جسے خدا نے جوڑا سے

آدمی جدا نہ کرے۔، (متی 19: 2) اس کے برعکس عرب میں یہ دستور تھا کہ شوہر اپنی بیوی کو ان گنت طلاق دے سکتا تھا۔

امام المفسرین محمد بن جریر طبری، ابن کثیر اور بہیقی، سید احمد حسن وغیرہ مفسرین یہ تصریح فرماتے ہیں کہ شوہر جتنی دفعہ چاہتا اپنی بیوی کو طلاق دیتا، کوئی پابندی نہ تھی۔ اور ہر دفعہ عدت گزرنے سے پہلے وہ رجوع کر سکتا تھا۔ ایک دفعہ ایک انصاری صحابی نے اپنی بیوی کو دھکی دی: لا اقربک ولا تتجلس منی کہ نہ تو میں تجھ سے مقاربت کروں گا اور نہ ہی تو نکاح کے بندھن سے آزاد ہوسکے گی۔ اس کی بیوی نے اس سے پوچھا یہ کیسے؟ تو انصاری نے کہا: **الطلاق حتی اذای دنی ابلک راجعتک ثم اطلاقک فاذا انا ابلک راجعتک**۔ میں تجھے طلاق دوں گا پھر جب عدت گزرنے کے قریب ہوگی تو میں رجوع کر لوں گا، پھر طلاق دوں گا، پھر رجوع کر لوں گا۔ ہلم جرا۔ وہ بے چاری اپنے تاریک مستقبل کا تصور کر کے کانپ گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی مظلومیت اور بے بسی کی فریاد کی تو اللہ تعالیٰ جو بڑا ہی رحیم و حکیم ہے نے آیت (الطلاق مرتان) نازل فرمادی۔ جس نے عورت کے بیشتر مصائب کا خاتمہ کر دیا اور عائلی قوانین میں وہ تاریخی انقلابی مگر عادلانہ اصلاح فرمائی جس نے بڑے بڑے دانشمندیوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ شریعت اسلامیہ میں رشتہ ازدواج ایک مقدس رشتہ ہے۔ یہی وہ نشت اول ہے جس پر تمدن و عمران کا قصر تعمیر کیا جاتا ہے اور یہی وہ بنیادی اکائی ہے جس سے قومیں جنم لیتی ہیں۔ اس کا جتنا احترام کیا جائے کم ہے لیکن بسا اوقات حالات اتنے سنگین اور ناگفتہ بہ ہو جاتے ہیں کہ خاوند بیوی کا ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ رہنا شقاوت اور ہر دو خاندانوں میں بگاڑ اور خرابی کا باعث بن جاتا ہے۔ مزاجوں میں اتنی دوری اور باہمی نفرت پیدا ہو جاتی ہے کہ ان نکاح کے بندھن میں جکڑے رکھنا دونوں کے لئے وبال جان اور سوہاں روح بن جاتا ہے۔ ایسے حالات میں ان کے درمیان تفریق کر دینا ہی فریقین اور ان کے دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا باعث اور رحمت کا موجب ہوتا ہے۔ اس لئے اسلام نے ان ناگزیر حالات میں طلاق کی اجازت دی مگر ساتھ ہی یہ تشبیہ بھی کر دی کہ **((ان ابغض الحلال عند اللہ الطلاق))** (طلاق حلال تو ہے لیکن اس کا بلاوجہ استعمال اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہی برا ہے) اور پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ طلاق دینے کا یہ حکیمانہ طریقہ بھی سکھایا جس کے مطابق عمل کرنے سے اصلاح حال کا کوئی امکانی موقع ضائع نہیں جاتا۔ اس تشبیہ کے بعد اب وہ طریقہ

الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فَإِنْ سَكَتَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسَرَخَ بِأَخْسَابٍ وَلَا تَحْلِلْ لَكُمْ أَنْ تَأْتُوا عَوَامًا أَيْتُمُوهُمْ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخْتَفُوا إِلَيْنَا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يَتَّقُوا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ مِنْهُ
حُدُودَ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ يُمُ الْظَّالِمُونَ ۲۲۹ فَإِنْ طَلَّقْتُمَا فَلَا تَحْلِلْ لَكُمْ بَعْدَ حَتَّى تَخْرُجَا غَيْرَهُ... ۲۳۰... البقرة

”طلاق دوبار ہے، پھر معروف طریقہ پر روک لینا ہے یا پھر شائستگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے اور تمہیں حلال نہیں کہ تم نے انہیں جو دے دیا ہے اس میں سے کچھ بھی لو۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ دونوں کو اللہ کی حد میں قائم نہ رکھ سکنے کا ڈر ہو۔ اس لئے اگر تمہیں خوف ہو کہ یہ دونوں اللہ کی حد میں قائم نہ رکھ سکیں گے تو عورت رہائی پانے کے لئے کچھ دے ڈالے اس میں دونوں پر گناہ نہیں۔ یہ اللہ کی حدود ہیں۔ خبردار ان سے آگے نہ بڑھنا اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے جائیں وہ ظالم ہیں، پھر اگر اس کو طلاق دے دے تو اب اس کے لئے حلال نہیں جب تک کہ وہ عورت اس کے سوا بسنے کے لئے کسی دوسرے نکاح نہ کرے پھر اگر وہ بھی بغیر کسی پیشگی معاہدہ کے طلاق دے دے تو ان دونوں کو میل جول کھینچنے میں کوئی گناہ نہیں۔ بشرطیکہ یہ جان لیں کہ اللہ کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں جنہیں وہ جلنے والے کے بیان فرما رہا ہے۔، ان آیات مقدسہ کو بغور پڑھیے اور منصفانہ جائز دیکھیے۔ ان میں ایک باریکبارگی تین طلاقوں کا حکم موجود نہیں۔ تین بار میں تین طلاق دینے کا حکم ہے۔ جن میں سے پہلی دوبار کی طلاق قابل رجعت ہوں۔ تین بار کی ان طلاقوں کے متعلق قرآن مجید میں یہ حکم ہے کہ ایسی مطلقہ عورتیں طلاق دینے والے کے لئے حرام ہیں الا یہ کہ اس کا نکاح کسی اور مرد سے ہو جائے، پھر وہ بھی کسی پیشگی شرط کے بغیر اپنے طور پر کسی وجہ سے اسے طلاق دے دے۔ اس صورت میں وہ دونوں پھر سے نکاح کر کے آباد ہوسکتے ہیں۔

یہ جاتی تین طلاق کے قائلین کہہ سکتے ہیں کہ آیت **الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ** میں نہ ایک مجلس کا ذکر ہے، نہ تین مجلسوں کا، نہ ایک طہر کا ذکر ہے اور نہ تین طہروں کا۔ بس تین طلاق دینے کا ذکر ہے۔ آیات عام ہیں۔ تین طلاق جب بھی اور جس طرح بھی دی جائیں گی طلاق مغلظہ بانسہ پڑ جائے گی۔ جو با گزارش ہے کہ قرآن مجید میں تین بار طلاق دینے کا ذکر ہے۔ جن میں سے دوبار کی طلاق کے بعد رجوع کی گنجائش ہے نہ کہ ایک بار میں طلاق دینے کا حکم۔ کم از کم قرآن مجید کے ظاہر الفاظ کا اقتضاء تو یہی ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ

فتاویٰ محدیہ

ج 1 ص 766

محدث فتویٰ